

# 1

1: سورۃ الفاتحہ

| ترتیبِ تلاوت | نام سورہ | مکی / مدنی | رکوع نمبر | آیات شمار | پارہ شمار | نام پارہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ | مکی | 1 | 7 | 1 | الٓمّٓ |

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ جو نہایت مہربان اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ جو روزِ جزا کا مالک ہے

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ ہمیں سیدھا راستہ دکھا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہو گئے

رکوع [۱]

قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری رسول حضرت محمد (ﷺ) پر نازل کی۔ سورۃ فاتحہ قرآن کی پہلی سورت بھی ہے اور قرآن کا

خلاصہ بھی ہے۔ اگر اس سورت کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور مطالعہ قرآن کے دوران انہیں ہر وقت ذہن میں رکھا جائے تو ان شاء اللہ پورا قرآن سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

قرآن کی تعلیمات کا محور مندرجہ ذیل دو نکات ہیں جو اس سورت کی پہلی تین آیات میں بیان کر دیئے گئے ہیں:

1. **اللہ کی وحدانیت**: اللہ ایک ہے، وہی اس کائنات کا رب ہے۔ کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ناقابل معافی جرم ہے۔ مزید یہ کہ وہ ہمہ وقت اپنی تمام مخلوقات پر انتہائی مہربان ہے۔ تمام انسانوں کو اس ہی کی بندگی اختیار کرنی چاہیے، اس ہی کی عبادت اور اس ہی کے احکام کی پابندی کرنی چاہیے۔

2. **قیامت کا وقوع**: قیامت برحق ہے، اس دن ہر فیصلہ کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہو گا۔ جو لوگ اللہ کی بندگی اختیار کریں گے قیامت کے دن انہیں اللہ کے فضل سے ہمیشہ کے لئے باغات جنت میں داخل کر دیا جائے گا جہاں وہ اپنی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی گزاریں گے، لیکن جو لوگ کفر کا راستہ اختیار کریں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہو گا۔

قرآن میں انسانوں کی اصلاح کے لئے کئی مختلف انداز سے دلائل دیئے گئے ہیں۔ کہیں پچھلی قوموں کے عبرت آموز واقعات مذکور ہیں تو کہیں اللہ کی قدرت کی نشانیوں کا ذکر ہے۔ کبھی جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذاب کا تذکرہ ہے تو کبھی منکرین کے شبہات کا ازالہ ہے، اسی طرح اس زمینی زندگی کے متعلق احکام کی تفصیلات ہیں لیکن ان سب کا مقصد انہی دو نکات یعنی اللہ کی وحدانیت اور قیامت کے وقوع کو اجاگر کرنا اور انسانوں کو آخرت کی دائمی زندگی

کے لئے تیاری کی دعوت دینا ہے کہ اس مختصر دنیاوی زندگی کا یہی مقصد ہے

مختصر یہ کہ انسان کی کل زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- پہلا دور [عالم ارواح] جب تمام ارواح کو پیدا کیا گیا، ان سے اللہ کے رب ہونے کا حلف لیا گیا اور ان سب پر موت طاری کر دی گئی۔
- دوسرا دور [عالم دنیا] یہ زمینی زندگی ہے، جب ہر انسان کو ایک مخصوص مدت کے لئے اس زمین پر بھیجا جاتا ہے۔ انسان کی کُل زندگی میں اس زمینی دور کی وہی اہمیت ہے جو اس زمینی زندگی کے دوران تین گھنٹے کے ایک ایسے امتحان کی جس کے نتیجہ پر طالب علم کی باقی زندگی کا انحصار ہے۔ جو طالب علم اپنے امتحان کی اہمیت کو سمجھتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ نمبروں کے حصول کے لئے اپنے وقت کا ایک ایک لمحہ اسی کے لئے وقف کر دیتے ہیں حتیٰ کہ انہیں کھانے اور سونے تک کا ہوش نہیں رہتا۔
- تیسرے دور [عالم برزخ] کا آغاز اس زمینی زندگی کی موت سے ہوتا ہے جب انسان کو نتیجہ کے دن تک کے لئے ایک علیحدہ مقام "عالم برزخ" میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔
- انسانی زندگی کے چوتھے، آخری اور کبھی نہ ختم ہونے والے دور [عالم آخرت] کا آغاز نتیجہ کے دن یعنی روز قیامت سے ہو گا۔ اس دن اُس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا اور اس کے کئے ہوئے اعمال کی بنیاد پر اس کی مستقل رہائشگاہ، جنت یا جہنم کا فیصلہ ہو گا۔
- [تفصیل کے لئے "انسانی زندگی کے مراحل"]
-

